باغ فدک کی تاریخ

اس تحریر میں آپ کو باغ فدک کی پوری تاریخ اور باغ فدک پر تمام اعتراضوں کے جوابات مل جائیں گے، اسی تحریر کو پڑھنے سے آپ کے سامنے باغ فدک کے حوالے سے شیعہ اور سنی کا موقف بھی آجائے گا، اس کے علاوہ آپ یہ بھی جان لیں گے کہ وہ کہاں واقع ہے، اس کی آمدنی کتنی تھی، اس کے حق دار کون کون تھے، حضرت ابو بکر نے وہ سیدہ پاک کو کیوں نہیں دیا، حضرت علی نے اسے اپنے دور میں کیوں اہل بیت کو نہیں دیا، اسی طرح کے درجنوں سوالوں کے جواب آپ کو اس ایک صفحے پر مل جائیں گے، ہم نے یہ سب کچھ آپ کی سہولت کیلئے سوال جواب کے انداز میں لکھا ہے، یہ صفحے احسان اللہ کیانی ڈاٹ کام سے لیا گیا ہے، اس سائٹ کے یہ صفحات بھی ملاحظہ فرمائیں:

حضرت آدم علیہ السلام کے حالات زندگی

سو سے زائد احادیث باحوالہ

نماز کے طریقے کے بارے میں احادیث

باغ فدک کا مقام

سوال:

باغ فدک کہاں واقع ہے؟

جواب:

فدک خیبر کے علاقے میں واقع ہے، اس میں کھجور کے باغات اور بہت سے چشمے تھے۔

فدک مال کی قسم

سوال:

فدک کون سا مال تھا؟

جواب:

فدک مال فئے تھا۔

مال فئے کسے کہتے ہیں؟

سوال:

مال فئے کیا ہوتا ہے؟

جواب:

مال فئے وہ مال ہوتا ہے جو جنگ کے بغیر فقط اسلامی سلطنت کے رعب و دبدبے سے ہی حاصل ہو جاتا ہے۔

مال فئے کا حکم

سوال:

مال فئے کا کیا حکم ہوتا ہے؟

جواب:

قرآن کریم کی ایک آیت مال فئے کے درج ذیل مصارف بیان کیے گئے ہیں، اللہ اور رسول، رسول اللہ کے قرابت دار، یتیم، محتاج اور مسافر۔

اس کا حکم سورت حشر کی آیت نمبر چار سے دس تک تفصیلا بیان کیا گیا ہے۔

یعنی اس کے پانچ حصے ہوں گے

ایک حصہ اللہ و رسول کا ہو گا۔

ایک حصہ یتیموں کا ہو گا۔

ایک حصہ محتاجوں کا ہو گا۔

ایک حصہ مسافروں کا ہو گا۔

ایک حصہ قرابت داروں کا ہو گا

اس میں سارے بنو ہاشم، بنو عبد المطب، بنو عباس، ازواج مطہرات اور تمام اولاد رسول شامل ہے۔

سورت حشر کی اگلی آیات میں ان لوگوں کو بھی مال فئے کا حصہ دار بتایا گیا ہے، نادار مہاجرین، انصار، تابعین اور اتباع تابعین اور انکے مابعد آنے والے غریب۔

مال غنیمت اور مال فئے میں فرق

سوال:

مال غنیمت اور مال فئے میں کیا فرق ہوتا ہے؟

جواب:

مال غنیمت جسے بھی دیا جاتا ہے اسے مالک بنا دیا جاتا ہے

جبکہ

مال فئے کسی کی ملکیت نہیں کیا جاتا ہے بس اسکی آمدنی تقسیم کی جاتی تھی۔

یاد رکھیں

مال غنیمت میں بھی پانچ حصے ہوتے ہیں، چار حصے فوجیوں کے ہوتے ہیں کیونکہ انہوں نے جنگ میں لڑائی کی ہوتی ہے جبکہ

پانچویں حصے کے پھر پانچ حصے ہوتے ہیں

ایک حصہ اللہ اور رسول کیلئے ہوتا ہے
ایک حصہ قرابت داروں کیلئے ہوتا ہے
ایک حصہ یتیموں کیلئے ہوتا ہے
ایک حصہ مسکینوں کیلئے ہوتا ہے
ایک حصہ مسافروں کیلئے ہوتا ہے۔

وراثت نبی

سوال:

کیا فدک نبی کریم ﷺ کی وارثت تھا؟

جواب:

اس میں اختلاف ہے، شیعہ کہتے ہیں میراث تھا جبکہ اہلسنت کہتے ہیں میراث نہیں تھا۔

باغ فدک پر اہلسنت کی دلیل

سوال:

اہلسنت کے پاس کیا دلیل ہے کہ یہ میراث نہیں تھا؟

جواب:

اہلسنت کی دلیل صحیح بخاری کی یہ حدیث ہے

لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ

ترجمہ:

ہم (انبیاء) کا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہم نے جو کچھ مال وغیرہ چھوڑا، وہ مسلمانوں پر صدقہ ہے۔

(صحیح بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی)
(صحیح بخاری، کتاب الفرائض، باب قول النبی لانورث)

باغ فدک پر شیعہ کی دلیل

سوال:

اہلسنت کی دلیل حدیث ہے جبکہ شیعہ کے پاس دلیل قرآن کریم سے ہے، اس پر آپ کیا کہیں گے ؟

جواب:

ہم شیعہ کے دلائل جانتے ہیں

وہ یہ آیت پیش کرتے ہیں۔

{وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُودَ}

ترجمہ:

حضرت سلیمان علیہ السلام حضرت داؤد علیہ السلام کے وارث بنے۔

حالانکہ

اس سے مراد علم اور نبوت کی وراثت ہے۔

اس کی دلیل یہ ہے کہ یہاں حضرت سلیمان علیہ السلام کا بطور خاص ذکر کیا گیا ہے

اور

باقی اولاد اور ازواج کا تذکرہ نہیں کیا گیا۔

دوسری آیت شیعہ یہ پیش کرتے ہیں

{يَرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ}

حضرت زکریا علیہ السلام نے جب اللہ تعالی سے اولاد کی دعا مانگی تو کہا مجھے ایسا بیٹا دے جو میرا وارث بنے اور آل یعقوب کا وارث بنے۔

یہاں قابل توجہ بات یہ ہے
حضرت زکریا کوئی مال دار آدمی نہیں تھے جن کو جائیداد کی فکر ہو بلکہ وہ معمولی سے نجار تھے۔
اور
ان کے بیٹے حضرت یحیٰ تو دنیا کے مال سے انتہائی بے رغبت انسان تھے۔
اس لیے ان قرآنی آیات سے بھی شیعہ کا موقف ثابت نہیں ہوتا۔

مزید غور کریں حضرت زکر علیہ السلام آل یعقوب کے وارث کی دعا مانگ رہے ہیں۔
حالانکہ
ان انبیاء کے زمانوں میں کافی فاصلہ ہے۔

کہنے کا مقصد یہ ہے کہ شیعوں کے حساب سے آل یعقوب کی جائیداد کا وارث حضرت زکریا کے بیٹے حضرت یحیٰ کو بھی بننا چاہیے حالانکہ یہ ممکن ہی نہیں ہے۔

اب ہم قرآن کریم سے ہی اس بات کی بھی دلیل دے دیتے ہیں کہ وراثت علم اور نبوت کی بھی ہوتی ہے، آپ قرآن کریم کی اس آیت کو بغور ملاحظہ فرمائیں
ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا
پھر ہم نے جن کو چنا ان کو کتاب کا وارث بنایا

سوال:
کیا اہلسنت کے پاس فقط ایک حدیث ہی دلیل ہے؟

جواب:

نہیں بلکہ بہت سی احادیث ہیں

مثلا

ایک حدیث میں ہے

لا نورث ما ترکنا فھو صدقة انما یاکل ال محمد من ھذا المال لیس لھم ان یزیدوا علی الماکل

ترجمہ:

ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، جو کچھ ہم نے چھوڑا، وہ صدقہ ہے، محمد ﷺ کے گھر والے تو اس مال میں سے بس کھا لیتے ہیں، کھانے سے زیادہ لینے کا انہیں حق نہیں ہے۔

(بخاری، مسلم، مسند احمد)

اسی طرح ایک حدیث میں ہے:

لا تقتسم ورثتی دینارا ولا درھما ما ترکت بعد نفقة نسائی ومؤنة عاملی فھو صدقة

ترجمہ:

میرے وارث کوئی دینار و درہم آپس میں تقسیم نہ کریں، میں نے جو کچھ چھوڑا ہے، میری بیویوں کا نفقہ اور میرے عامل کا حق الخدمت ادا کرنے کے بعد وہ سب صدقہ ہے۔

(بخاری، مسلم، موطا، مسند احمد)

فدک کی حدیث فقط حضرت ابو بکر سے مروی ہے

سوال:

کیا یہ بات درست ہے کہ یہ حدیث صرف حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے؟

جواب:
یہ بات درست نہیں ہے بلکہ علامہ ذہبی فرماتے ہیں
یہ جھوٹ ہے کیونکہ اس مضمون کی احادیث حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت سعید، حضرت عبد الرحمن بن عوف، حضرت عباس، حضرت ابو ھریرہ اور ازواج مطہرات سے مروی ہیں۔
(المنتقی فی منہاج الاعتدال)

مال فئے اور رسول اللہ

سوال:
نبی کریم ﷺ مال فئے کو کیسے خرچ کرتے تھے؟

جواب:
آپ یہ مال خود پر بھی خرچ کرتے تھے، اپنے اہل و عیال پر بھی خرچ کرتے تھے، اس سے مہمانوں کی مہمان نوازی بھی کرتے تھے، یتیموں اور غریبوں کی امداد بھی کرتے تھے اور جہاد کیلئے تلواریں اور گھوڑے بھی خریدتے تھے۔
(سنن ابو داؤد: کتاب الخراج والفئی)

باغ فدک اور خلفاء راشدین

سوال:
خلفاء راشدین اس آمدنی کو کہاں خرچ کرتے تھے؟

جواب:

جناب صدیق اور تمام خلفاء اربعہ اسی طرح مال خرچ کرتے تھے، جیسے حضور نبی کریم ﷺ خرچ کیا کرتے تھے ۔(سنن ابو داؤد، کتاب الخراج والفیئ)

سیدہ فاطمہ کا باغ فدک کا مطالبہ

سوال:

کیا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ نے جناب صدیق سے باغ فدک طلب کیا تھا؟

جواب:

جی ہاں

آپ نے طلب کیا تھا تو حضرت صدیق اکبر نے جوابا کہا، آپ کے والد صاحب نے فرمایا ہے، ہم انبیاء کسی کو وارث نہیں بناتے ہم جو چھوڑ جاتے ہیں، وہ مسلمانوں کیلئے صدقہ ہے، اس پھر حضرت فاطمہ چلی گئی تھیں۔

(صحیح بخاری)

سیدہ فاطمہ کا حضرت ابو بکر سے کلام نہ کرنا

سوال:

کیا اس کے بعد سیدہ فاطمہ نے مرتے دم تک جناب صدیق سے کلام نہیں کیا تھا؟

جواب:

بخاری شریف کی ایک حدیث سے بعض لوگوں کو یہ مغالطہ ہو گیا ہے، صحیح بخاری میں ہے:

فهجرته فاطمة فلم تكلمه حتى ماتت

ترجمہ:

حضرت فاطمہ نے انہیں چھوڑ دیا اور مرتے دم تک کلام نہیں کیا
(صحیح بخاری)

حالانکہ اسی کی شرح میں ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے:
عن معمر (فلمہ تکلمہ فی ذالک المال}
ترجمہ:
حضرت معمر سے مروی ہے کہ مرتے دم تک پھر انہوں نے مال فئے پر سیدنا صدیق سے کلام نہیں کیا۔

سیدہ فاطمہ کی ناراضگی

سوال:
کیا یہ کہا جا سکتا ہے، سیدہ فاطمہ نے ناراضگی کی وجہ سے کلام نہیں کیا؟

جواب:
یہ نہیں کہا جا سکتا کیونکہ کسی مسلمان سے تین دن سے زیادہ ترک تعلق رکھنا اسلام میں جائز نہیں ہے۔
(اس مضمون کی حدیث صحیح مسلم میں موجود ہے)

سوال:
کیا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اس کے بعد ان سے ملے تھے؟

جواب:
جی ہاں
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ملے تھے، امام بیہقی نے سنن کبری میں اس روایت کو نقل کیا ہے

امامرضت فاطمة رضی الله عنها اتاها ابو بكر الصديق رضی الله عنه فاستاذن عليها
فقال علی : يافاطمة ، هذا ابوبكر يستاذن عليك فقالت : اتحب ان اذن له قال نعم،
فاذنت له فدخل عليها يترضاها

ترجمہ:

جب فاطمہ رضی اللہ عنہا بیمار ہوئیں تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے اور آنے کی اجازت طلب کی تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

فاطمہ، ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے ہیں، آپ سے ملنے کی اجازت طلب کر رہے ہیں، حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہانے فرمایا: کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ میں ان سے ملوں؟ تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جی ہاں، پس وہ تشریف لائے اور ان کو راضی کیا، حتی کہ وہ راضی ہو گئی۔ امام بیہقی کہتے ہیں یہ سند صحیح سے مروی ہے۔

توجہ طلب:

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے اگر سیدہ پاک سے کوئی نارضگی تھی بھی تو جناب صدیق نے سیدہ کو راضی کر لیا تھا
۔

مال کی لالچ اور جناب صدیق

سوال:

کیا ایسا ممکن ہے کہ جناب صدیق نے مال کی لالچ کی وجہ سے ایسا کیا ہو؟

جواب:

ایسا بالکل ممکن نہیں ہے کیونکہ یہ فیصلہ کرکے انہوں نے تو اپنی بیٹی سیدہ عائشہ کو بھی اس مال سے محروم کر دیا تھا
۔

پھر تاریخ شاہد ہے کہ جناب صدیق نے تو کسی یہودی اور نصرانی کا مال بھی نہیں روکا تو وہ سیدہ کا مال کیسے روک سکتے ہیں۔

سیدہ فاطمہ کے مطالبے کو رد کرنا

سوال:

کیا سیدہ کے مطالبے کو رد کرنا انکی بے ادبی و توہین نہیں ہے؟

جواب:

ہر گز نہیں ہے کیونکہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے بھی غلام کا مطالبہ کیا تھا لیکن حضور نے انہیں غلام عطا نہیں کیے تھے بلکہ تسبیح فاطمہ سکھا دی تھی۔

سوال:

کیا ایسا کہا جا سکتا ہے کہ جناب صدیق نے معاذ اللہ ویسے ہی حدیث بنالی تھی؟

جواب:

اگر اس قسم کا ذرا بھی شک ہوتا تو سیدہ کائنات ضرور یہ کہہ دیتی کہ امیر المومنین، نبی کریم ﷺ سے ایسی تو کوئی حدیث منقول نہیں ہے لیکن کسی ایک روایت میں بھی نہیں ملتا کہ انہوں نے یا نبی کریم ﷺ کے قرابت داروں میں سے کسی نے بھی ایسا کچھ کہا ہو۔

سوال:

کیا سیدہ اکیلی ہی نبی کریم ﷺ کے ترکے کی وارث تھیں؟

جواب:

نہیں ایسا نہیں تھا بلکہ تین طرح کے لوگ حقدار تھے، سیدہ بطور بیٹی، ازواج مطہرات بطور بیویاں اور جناب عباس بطور چچا۔

حضور ﷺ کا ترکہ

سوال:

نبی کریم ﷺ نے ترکے میں کیا کیا چھوڑا تھا؟

جواب:

آپ کے ترکے میں تین چیزیں تھیں

سواری کا ایک جانور

چند ہتھیار

باغ فدک اور خیبر کی کچھ زمینیں۔

انبیاء کی میراث نہ ہونے کا سبب

سوال:

انبیاء کرام کی میراث کیوں نہیں ہوتی؟

جواب:

اسکی بہت سی حکمتیں ہیں

علامہ عینی لکھتے ہیں:

ایک وجہ تو یہ ہے کہ کوئی یہ بدگمانی نہ کر سکے کہ انہوں نے دعوی نبوت اور اشاعت دین کا کام معاذ اللہ صرف حصول مال کیلئے کیا تھا، جسے اب وہ اپنی نسلوں کے لیے چھوڑے جا رہے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو خود اپنی اولاد کو دنیاوی مال سے دور رکھنا چاہتے تھے، یہی وجہ ہے کہ انہوں نے خود دعا مانگی تھی:

اللهم اجعل رزق آل محمد قوتا وفی روایة كفافا

ترجمہ:

اے اللہ آل محمد کا رزق صرف بقدر کفایت کر دے۔

سوال:

انبیاء کرام کے وصال کے بعد ان کا مال سب مسلمانوں کیلئے صدقہ کیوں ہو جاتا ہے؟

جواب:

عمدۃ القاری میں ہے:

اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ انبیاء کرام اپنی تمام امت کے لیے بمثل باپ ہوتے ہیں اور انکی امت بمنزلہ اولاد ہوتی ہے، اسی لیے وہ اپنا تمام مال اپنی تمام اولاد کیلئے صدقہ کر جاتے ہیں۔

انبیاء کی وارثت علم ہے

سوال:

انبیاء کرام کی میراث علم ہوتی ہے، کیا اسکی بھی کوئی دلیل ہے؟

جواب:

جی ہاں

حدیث شریف میں ہے:

إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَرَّثُوا الْعِلْمَ

ترجمہ:

انبیاء کرام درہم و دینار کا وارث نہیں بناتے بلکہ وہ تو علم کا وارث بناتے ہیں

(سنن ترمذی، کتاب العلم)

اسی لیے حدیث میں یہ بھی ہے کہ علماء انبیائے کرام کے وارث ہیں۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ)

کیونکہ ان کے پاس شریعت کے علوم ہوتے ہیں۔

حضرت علی اور باغ فدک

سوال:

کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ جب خلیفہ بنے تو انہوں نے اس ترکے کو بطور وراثت تقسیم کر دیا تھا؟

جواب:

امام ذہبی فرماتے ہیں:

لما ولی عَلیّ الْخلَافَة لم يقسم تَرِكَة النَّبِي صلی الله عَلَيْهِ وَسلم وَلَا غيرهَا عَن مصرفها

ترجمہ:

جب حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو انہوں نے بھی ترکہ نبی کو نہ تقسیم کیا، نہ ہی اس کے مصرف کو تبدیل کیا۔(المنتقی من منہاج الاعتدال)

باغ فدک اور شیعہ کتب

سوال:

کیا یہ بات کسی شیعہ کتاب میں بھی لکھی ہے؟

جواب:

جی ہاں، شیخ صدوق کی علل الشرائع میں یہ بات درج ہے کہ حضرت علی اور حضرت حسن نے بھی اپنے زمانہ حکومت میں یہ مال اولاد فاطمہ کی ملکیت نہیں کیا۔

باغ فدک کی آمدن

سوال:

فدک کی آمدنی کتنی تھی؟

جواب:

سات ہجری میں سالانہ آمدن چوبیس ہزار دینار تھی، ننانوے ہجری میں سالانہ چالیس ہزار دینار تھی

باغ فدک اور ہبہ

سوال:

ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ سیدہ نے کہا تھا کہ یہ مال میرے والد نے مجھے ہبہ کر دیا تھا، آپ اس پر کیا کہیں گے؟

جواب:

جی ہاں، اس روایت میں یہ بھی ذکر ہے کہ جناب صدیق نے کہا تھا، آپ گواہ پیش کریں تو وہ مکمل شرعی گواہی نہیں پیش کر سکی تھیں۔

یاد رکھیں کہ حدود و قصاص کے حوالے گواہی کا شرعی نصاب یہ ہے، دو آدمی یا ایک مرد اور دو عورتیں کم از کم گواہی دیں۔

سوال:

کیا سیدہ پاک کی عظمت کی وجہ سے ان کی اکیلی گواہی نہیں کافی نہیں تھی؟

جواب:

سیدہ کی کم گواہی اس لیے قبول نہیں کی گئی کیونکہ یہ معاملہ فقط ان کی ذات سے متعلق نہیں تھا، اگر یہ وراثت تھی، تو نبی کریم ﷺ کے دیگر رشتہ دار بھی اس میں شریک تھے، اگر یہ مال صدقہ تھا تو تمام امت اس کی حصہ دار تھی۔

ہبہ کے حوالے سے ایک اور شرعی مسئلہ بھی ہے جس کا امام ذہبی نے یوں ذکر کیا ہے کہ جب کوئی شخص زبانی کوئی چیز ہبہ کرے اور وہ جس کو ہبہ کیا ہو، اسکے قبضے میں نہ دینے سے پہلے وفات پا جائے تو جمہور علماء کے نزدیک یہ ہبہ باطل ہو جاتا ہے۔

ہم ہرگز اس قسم کے موضوع پر نہ لکھتے لیکن اس حوالے سے لوگوں میں بہت سی غلط فہمیاں پھیل چکی ہیں، اس وجہ سے مجبوراً یہ تحریر لکھی لیکن اب بھی ہمارا مشورہ ہے کہ اس قسم کے موضوعات کو زیر بحث نہ لایا جائے، وہ دونوں قابل احترام ہیں، ان دونوں کی عزت کی جائے۔